نہایت اہم تحریر ۳

بہت ہی یکسوئی سے پڑھیں۔

...............ما قبل سے منسلک۔۔

پچھلی تحریر کا ایک مرتبہ استحضار کرلیں۔

- **مولانا کی فکری کجی کی مزید وضاحت**

مولانا سعد صاحب سے لگاتار غلطیوں کے صدور کی کیا وجہ ہے؟

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے:-

- **"ہر ناشی کے کچھ مناشی ہوتے ہیں-"**

تشریح اسکی یہ ہیکہ جو بھی قول و عمل انسان سے صادر اور ظاہر ہوتا ہے اصل میں اسکا ایک مصدر اور سرچشمہ ہوا کرتا ہے۔ زبان سے یا بدن سے کے نکلنے والے مثلاً ڈراونے کلمات اور ڈراونی حرکتیں دراصل انکا منشا اور سرچشمہ " ڈر" ہوتا ہے جو انسان کی فکر یہ میں مرتکز ہو کر انسان کے کلمات و حرکات کو متاثر و متغیر کرتا ہے۔

مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول اسی گہری نفسیات پر روشنی ڈالتا ہے۔

- **اہل علم سے ایک گزارش :**

اس تقریر کی روشنی میں اہل علم سے عرض ہے کہ وہ مولانا سعد صاحب کی اغلاط و نظریات کو سطحیت کے ساتھ نہ لیں بلکہ انکے بیانات میں پھیلی ہوئی غلطیوں کے تناظر میں ان نظریات کے مناشی و مصادر کا ادراک و انتزاع کریں جن سے یہ اغلاط و نظریات ناشی ہیں۔ اور اس کا تعلق علم نفسیات سے بھی ہے۔

- **مولانا سعد کے خطائی الفکر کا سبب علمی و فکری تربیت کی کمی**

مولانا سعد صاحب نے دعوت و تبلیغ کی اس مروجہ محنت کو اصل اور مقاصد سے بڑھی ہوئی ہونے کی غلطی اس لیے ہوئی کہ نصوص میں وارد شدہ امر بالمعروف اور دعوت اور جہاد وغیرہ کے فضائل کیفا اور کما اتنے زیادہ ہیں کہ بعض مرتبہ عمل کی دعوت اور اس کی تبلیغ کا ثواب عمل سے بڑھتا ہوا بتایا گیا ہے حالانکہ عمل مقصود بالذات ہے نہ کہ عمل کی تبلیغ۔

مثلا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں ایک حدیث نقل کی ہے:-

" تمام اعمالِ خیر امر بالمعروف کے سامنے ایسے ہیں جیسے سمندر کے سامنے قطرہ"

اسی طرح **"تمام اعمالِ خیر جہاد کے سامنے ایسے ہیں جیسے سمندر کے سامنے قطرہ"**

اور اس جیسی بے شمار مشتمل بہ فضائل عظیمہ احادیث و نصوص کے سامنے آنے کی وجہ سے حضرت کو دھوکہ لگ گیا کہ عمل کی تبلیغ اور اسکی دعوت کا مرتبہ اور درجہ، زمرہ بندی کے اعتبار سے عمل سے بڑھا ہوا ہے۔ یہیں سے فرق مراتب کے سمجھنے میں غلطی ہوگئی۔ جو فکری تربیت میں کمی رہ جانے کا نتیجہ ہے۔

اور نتیجتا پھر دعوت کی اہمیت و فضیلت سمجھاتے وقت ایسا غلو آمیز اسلوب اختیار کیا گیا جس نے لاکھوں تبلیغیوں کے ذہنوں میں دوسرے شعبہ ہائے دین کی عظمت کے مقابلے میں اس محنت کی عظمت کا ایک برتر، غالیانہ اور منفی تاثر بیٹھادیا۔ یہ ایک خطرناک نقصان ہوا۔

● **دعوت کی اہمیت کو بیان کرنے کے اسلوب**

دیکھیے ! متکلم کے دعوت اور دین کی محنت کی اہمیت کو بیان کرنیکے تین طریقے ہونگے:-

۱ - جس طرح دین پر چلنا ضروری ہے اسی طرح دین کی تبلیغ اور اس کی محنت کرنا بھی ضروری ہے۔

۲- دین کی محنت بہت ضروری ہے، دین کی محنت سے دین کا بقاء اور اس کا تحفظ ہے، دعوت کی محنت سے آنے والا ارتداد رکے گا، جہالت کا خاتمہ ہو گا۔ ورنہ دھیرے دھیرے دین زندگیوں سے نکل جائے گا وغیرہ وغیرہ۔

۳ - دین کی محنت ہی مقصد زندگی ہے، اور یہی مدار نجات بھی۔ دین کی محنت کے بغیر کوئی عبادت معتبر نہیں، سارے اوامر دعوت کے لیے ہی ہیں، دعوت کے بغیر نماز روزہ وغیرہ سب بے اثر و بے اجر ہے۔

اس میں پہلا انداز **قانونی اور فتوائی** ہے۔

دوسرا انداز **خطیبانہ واعظانہ اور مبلغانہ** ہے۔ (اور اس حد تک تو صحیح ہے۔)

تیسرا اسلوب تعبیر کی غلطی میں آجاتا ہے اور متکلم کے **"فکری انحراف"** کا شاخسانہ ہے۔ اور ناشی ہے **"خطافی الفکر"** کی منشا سے۔

● **موسیٰ علیہ السلام کے قصے کے بیان میں بے گڑبڑی کی وجہ**

نیز موسی الصلاۃ وسلام کے ترک دعوت یا عبادت میں مشغول ہونے یا خلوت میں چلے جانے کو بنی اسرائیل کی اکثریت کے گمراہ ہونے کا سبب قرار دینا بھی **"اسی خطافی الفکر"** کا شاخسانہ ہے۔ (موسی علیہ السلام کے اس " ترک دعوت " کے موضوع پر مستقل ایک تحریر میری آچکی ہے۔)

نیز ہدایت کے اللہ کے ہاتھ میں ہونے کا انکاری ہو کر یہ کہنا کہ:-

"ہدایت اللہ کے ہاتھ میں ہوتی تو اللہ نبیوں کو کیوں بھیجتا"

یہ ملفوظ بھی محنت کو اس کے اصل مقام سے بڑھی ہوئی سمجھنے کی وجہ سے صادر ہوا ہے۔

● **اس گمراہی کی نوعیت کی نظیر؟**

اس کی نظیر تاریخ میں جاہلانہ تصوف میں ملتی ہے جب تصوف علم کی روشنی سے نکل کر اپنے جاہلانہ دور میں داخل ہوا تو اسی قسم کا غلو کا شکار ہو کر اس کے مقام و مرتبہ کو جاہل متصوفین نے شریعت سے برتر قرار دیا۔ اور وہ گمراہ کن نظریہ وجود میں آیا کہ:-

"ولایت نبوت سے افضل ہے۔"

اور دیکھیے مولانا صاحب کا یہ غلو آمیز نظریہ متعدد موقعوں پر بلکہ فتوے کے قصے کے بعد بھی ابھی چند ہفتوں پہلے نظام الدین میں مکرر سنا گیا:-

"معجزہ نبوت کے ساتھ خاص نہیں بلکہ دعوت کے ساتھ خاص ہے۔"

یاللخطر!

الحذر! الحذر! نجانے کون سا نتیجہ نکالنے کے لیے یہ صغری کبری جوڑا جا رہا ہے۔

● **اللہ نہ کرے**

یہ قدم دیار محبوب کی طرف اٹھ رہے ہیں گرچہ ابھی پہنچے نہیں ہیں مگر روک نہ لگائی گئی تو اللہ نہ کرے کہ ایک دن یہ سنا جائے کہ **دعوت کی محنت نبیوں کی محنت سے افضل**،اور پھر سنا جائے کہ **داعی نبی سے افضل ہوتا ہے۔**

واذا اردت بقوم فتنۃ فتوفنی غیر مفتون۔ آمین۔

اگلی تحریر کا انتظار کیجیے۔اور دعا توفیق بھی فرمائیں۔

فقط

مفتی مسعود احمد قاسمی دھولیہ